بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیات قاید ملت میں قاید اعظم اور شعرا کا نذرانہ عقیدت
اور بہادر یار جنگ کی نگارشات
حسب صراحت ذیل شامل ہیں

۴

	صفحہ
۱) قاید اعظم کا خراج تحسین	۱
۲) اوائل شہر لطیف ماہ صیام و عید الفطر کی مبارکباد قاید ملت کی جانب سے	۲
۳) قاید ملت کے ایک مخالف محمد عباس کے نام قاید ملت کا خط	۳
۴) قاید ملت کا خود نوشت نامعلوم مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۳۵	۴
۵) قاید ملت کا خود نوشت نامعلوم	۵
۶) جبل المتین الاتحاد المسلمین از ضیا یار جنگ بہادر ضیا مفتی عدالت العالیہ بزبان فارسی	۶
۷) قاید ملت کے دورے آگرہ اکبر آباد کے موقعہ پر قاید ملت کے تاثرات تاریخی	۷
۸) شاہ تجمل زندہ باد قاید ملت کا ۸ تا ۱۱ صفحات پر مشتمل مخطوطہ جو سلور جوبلی کے موقعہ پر تحریر کیا گیا تھا	۸ تا ۱۱

(۹) پیش نامہ اجلاس سوم ۱۲ آذر ۱۳۵۸ ش ۱۲

و

چہارم

نواب صاحب کی زیر صدارت منعقدہ جلسے

کا اختتام نامہ

(۱۰) مخبر مشرق منظوم خراج عقیدت ۱۳

تمت بالخیر

قائدِ اعظم محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کا

خراجِ تحسین

اعلیٰ حضرت حضور نظام کی رعایا کی حیثیت سے اگرچہ کہ نواب بہادر یار جنگ بہادر کا کوئی دستوری تعلق مسلم لیگ سے نہیں ہے لیکن بڑے بڑے نازک مواقع پر نواب صاحب میرے لئے معین اور رہبر ثابت ہوئے ہیں۔ نواب صاحب نے مسلمانانِ حیدر آباد کی تنظیم میں اپنی جس قابلیت کا ثبوت دیا ہے وہ ہم سب کے لئے باعث فخر و مسرت ہے۔ خدا انھیں عمر دراز عطا کرے۔ آمین۔

محمد علی جناح

نتواں ز چشمِ شوق رمید اے ہلالِ عید
از صد نگہ براہِ تو دامے نہادہ اند
بر خود نظر کشا ز تہی دامنی مرنج
در سینہ تو ماہ تمامے نہادہ اند
"اقبال"

ادائی فریضۂ صیام و عید الفطر کی
دلی مبارکباد

آپ کا مخلص
بہادر یار جنگ

نقل خط نواب بہادر یار جنگ بہادر

مکرمی مولوی سید محمد عباس صاحب - اسلام علیکم رحمتہ اللہ - آپکے خط کو مین نے بہت غور سے پڑھا - رسماً اور تکلفاً ھی نہین بلکہ دل سے ممنون ھون کہ آپ نے مجھہ پر وہ ساری باتین واضح کردین جنکو آپ میری کوتاھیان خامیان یا غلطیان تصور فرماتے ھین - مجھہ سے بد شعور کو اپنے اعمال پر محاسبہ کی عادت ھے - اور اقرار کرتاھونکہ اس سے کہین زیادہ برا ھون جتنا آپ خیال فرماتے ھین - قوم نے قیادت و ذمہ داری کا جو مقام مجھے عطا فرمایاھے اور اوس کا کسی اعتبار سے بھی اھل نہین ھون - اور اوس دن کا منتظر ھون کہ کوئی زیادہ قابل اور اھل شخص ان ذمہ داریون کومجھہ سے لیلے - ان تمام اقرار کے باوجود مجھے یہ کہنے دیجئے کہ آپ نے میرے اقوال و اعمال مین جو فرق محسوس فرمایاھے وہ پورے واقعات سے ناواقفیت کا نتیجہ ھے وقت آئے گا مین علی رؤس الاشہاد اس کی صحت کو ثابت کرونگا - آپ نے اپنے خط کے آخر مین نہ صرف ضرورت سے زیادہ درشتی اور بداخلاقی سے کام لیا ھے بلکہ مجھہ پر بعض بالکل بے بنیاد اتہام بھی لگائے ھین جن کی مجھے آپ جیسے تعلیم یافتہ آدمی سے توقع نہ تھی کاش آپ اون کی تحقیق کرلیتے اور اس خط کے لکھنے کے بجائے مجھہ سے ملکر بالمشافہ گفتگو کرلیتے مین دعا کرتاھونکہ خدا ھم سب کو صراط المستقیم دکھائے اور اس پر ثابت قدم رکھے - آمین والسلام - آپکا مخلص محمد بہادر خان - عفی عنہ ۲/آبان سنہ ۸ ۴۷ف

۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۳۸ء

بمنقولہ رسالہ "قائد اعظم نواب بہادر یار جنگ بہادر پر ناجابیر حملہ اور انکا جواب" مرتبہ سید مصطفی قادری خطیب ایڈیٹر مرقع دار الاشاعت و تبلیغ اسلام صفحہ نمبر ۷، ۸

جناب مخدوم محترم زادت الطافکم

السلام علیکم رحمتہ اللّٰہ - میں ممنون ہونکہ آپ حضرات نے بتاریخ ۲۳ - مہرسنہ ۴۴ف ایک جلسہ عام میں اپنی طرف سے مجھے نمائندہ مقرر کرکے یہ خواہش فرمائی تھی کہ تنظیم افواج بے قاعدہ کے سلسلہ میں کوشش کرون - مین نے اسی وقت عرض کیا تھاکہ آپ اس بیمارکو مجھے ایسے وقت مین سونپ رہے ہین جب کہ کوئی طبیب ذمہ داری لینے کے لئے تیار نہین ہوسکتا مگر وعدہ کیا تھاکہ حتی الامکان کوشش کرونگا -

اس سلسلہ میں میں نے ایک سے زیادہ مرتبہ عہدہ داران متعلقہ سے ملاقاتین کین اور تفصیل کے ساتھہ تبادلہ خیال کاموقع حاصل کیا - امثلہ کامعائنہ کیا اورکارروائی کی موجودہ نوعیت سے کماحقہ واقفیت پیدا کی اوراس نتیجہ پر پہونچا ہون کہ میں نے باوجود حالت کا صحیح اندازہ رکھنے کے اس مسئلہ کو اس نوبت پر اپنے ہاتھہ مین لینے میں سخت غلطی کی - لہذا مین بکمال تاسف آپ کو اطلاع دینے پر مجبور ہوا ہون کہ ہماری غفلتون نے صحیح وقت کوگزاردیا ہے اوراب کم ازکم مین آپ سے معافی چاہتا ہون اورمتمنی ہونکہ آپ مجھے نمایندگی کی ان ذمہ داریون سے سبکدوش فرمائین جو اپنی عنایت سے آپ نے مجھ پر رکھی تھین -

آپ کامخلص

بہادر یارجنگ

نوٹ - مطبوعہ خط ایک ورقی ۔ تاریخ درج نہیں
مطبوعہ معین دکن پریس
(مع) مطابق ۳۰ اگست ۱۹۳۵ء

محمد بہادر خاں
بیگم بازار .... حیدرآباد دکن

مکرمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ میری ناکام زندگی میں
جو کیا رکھا ہے جسکو آپ مرتب کرنا چاہتے ہیں ۔ عمر کے
چالیس سال پورے ہوگئے اور آج "یوماً او بعض یوم"
سے زیادہ محسوس نہیں ہوتے ۔ اور اپنے آپ کو وہیں
پاتا ہوں جہاں سے چلا تھا ۔ آپکی یہ قدر افزائیاں کہیں
مجھے دھوکے میں مبتلا نہ کر دیں ۔ اور اپنے "کچھ نہیں"
کو "سب کچھ" سمجھکر کہیں بے عمل نہ ہو جاؤں ۔ ہر وقت
دعا کرتا ہوں کہ خدا اکرم مجھے ایسا بنا دے جیسا آپ سب
احباب سمجھتے ہیں ۔ والسلام خیر العباد ۔

[illegible]

حبل المتین الاتحاد المسلمین

نظم از عالیجناب نواب ضیا یار جنگ بہادر ضیاؔ سابق مفتی عدالت عالیہ

بیا بیا کہ دریں بزم ہیچ پنہاں نیست — بجز مذاکرۂ اہل دین و ایماں نیست
خدائے قائد ملت بہ ملک پیدا کرد — دراں زماں کہ عمل بر حدیث و قرآں نیست
تواں ز بحر حوادث ربود کشتی را — کہ خضر را خطر از موجہائے طوفاں نیست
خوش است اسم مدارا ولے چہ خواہی کرد — در آبگینہ دلہا اثر آب احساں نیست
چناں حوالۂ آتش کند کسے رُوزی — رواج عطر کشیدن بگل فروشاں نیست
بگوش عزتِ اسلام چو بنیان می باش — کسے کہ نوبتِ شیطان زند مسلماں نیست
مگو ز خشک و ترے ملک شاہ بے خبر است — کہ حال ذرّہ و شبنم ز مہر پنہاں نیست
جہاں بگشتم و دیدم بسے سلاطیں را — یکے حکیم سیاست چو شاہ عثماں نیست
ز پا فتادہ ام و سر زنم ضیاؔ بہ فلک — مرا ز میکدہ برُوں بہ خانہ آساں نیست

آگرہ

چینی کاروضئہ شاعر شکر اللہ شیرازی کا بنا یا ہوا مقبرہ اعتماد الدولہ سے کچھہ آگے آگرہ میں واقع ھے اسپر تماماً کانسی کا کام اور اچھا کام تھا کچھہ حصہ باقی رہ گیا ھے۔ سنہ ۱۶۱۸ ع میں جہانگیر کے دربار میں حاضر ہوا۔ اور شاھجہان کا وزیر مالیہ بھی ہوگیا تھا لیکن لاھور میں مرا۔ یہ مقبرہ اوس نے بنوایا تھا۔ یہ مقبرہ تماماً ایرانی انداز تعمیر رکھتا ھے۔ کانسی کا کام بھی نہایت اچھا ھے۔ معلوم ہوتا ھے ہندوستان میں جہانگیر کے عہد میں یہ کافی پھونچا اور فروغ پایا۔

لاھور کی مسجد وزیرخاں بھی بالکل ایرانی وضع پر اور اسی کانسی کے کام سے بنی ھے۔ گل باغ کا دروازہ بھی اس کام کے کچھہ آثار لاھور میں رکھتا ھے۔

صوبہ سرحد کی منظوم آبادی (۲۵) لاکھہ ھے اور یہ صوبہ چھہ اضلاع میں منقسم ھے۔

ضلع ھزارہ - جہلم - پشاور - کوھاٹ - بنوں - ڈیرہ اسمعیل خان -

غیر منظوم یعنی سرحد آزاد کی آبادی بھی (۲۵) لاکھہ ھے اسکے حسب ذیل مشہور علاقے -

خوست - وزیر - مسعود - آفریدی - مہمند - باجوڑی - ملیزی - نواب دیر اورنگہ زیب

سواد - بنیر - سینکڑی (نواب امب اکرم خان)

بادشاہ صاحب سواد

نند یاڑ - علائی - کوھستان -

نوٹ - شاید مصنف نے ہندوستان کے دورے پر مختلف مقامات کی سیر کے دوران اپنے تاثرات، تاریخی واقعات قلمبند فرمائے تھے - اور مختلف کاغذات اور چھوٹی چھوٹی نوٹ بکس میں تحریر فرمائے تھے - یہ ورق بھی اسی تاثرات سفر کا ایک ورق ہے -

سلور جوبلی مبارک

منجانب صدر مجلس اشاعت سیرت حیدرآباد دکن

نمبر (۱۸) ۱

عید جوبلی

اسوۂ صدر مجلس اشاعت سیرت حیدرآباد دکن

شاہِ عثمان زندہ باد

از

عالیجناب الحاج نواب بہادر یار جنگ بہادر

نوٹ:- براہ کرم مضمون ہذا اپنے ہاں کے تمام مساجد میں بتاریخ ۱۴ ذیحجہ ۱۳۵۵ھ نماز جمعہ کے اجتماعوں میں سنا کر سعادت حاصل فرمائیں۔ جشن سیمیں کو حضرت ظل سبحانی نے پیش کش انعامجات علما و مشائخین کیلئے مقرر فرمایا ہے صدر مجلس کے پرچوں کو مساجد میں سنانے کی اجازت محکمۂ امور مذہبی سرکار عالی سے وزیعہ مراسلہ ۱۵۹ واقع سوم شہریور ۱۳۴۵ ف صادر ہو چکی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شاہِ عثماں زندہ باد

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھَدَانَا اِلیٰ صِرَاطٍ مُستَقِیم

ایہاالمسلمین۔ مبارک ہیں وہ بندے جو ہر وقت اپنے خدا کی نعمتوں اور اس کے احسانات کو یاد کرتے ہیں اور اپنی بے بضاعتی کے باوجود کوشش کرتے ہیں کہ اپنی زبان اور عمل سے اس کا شکر ادا کریں۔ اس کی نعمتیں اور اس کے احسانات کا شمار ہمارے لئے محال اور ناممکن۔ دنیا کی بے حساب مخلوقات میں اشرفیت کا درجہ دیکر انسان پیدا کرنا پھر انسانوں کے اس گروہ کے طرف رہبری کرنا جو دین الٰہیہ حقیقیہ کی پیروی کر رہا ہو اور جس کو خود رب العزت نے امت وسطہ قرار دیا ہو کافی ہیں کہ ہمارا ہر بن مو سراپائے تشکر بنجائے۔

بھائیو! ہماری دنیوی زندگی کی خوشحالی اطمینان اور فراغت کا انحصار اس امر پر ہے کہ وہ جو ہم پر حکمرانی کر رہا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے امن و عافیت کا ذمہ دار بنایا ہو اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھتا ہو اور ہر وقت اس کے پیش نظر ہماری بہتری اور بھلائی ہو۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم اس کے لاتعداد احسانات کے منجملہ ایک اس احسان سے بھی بہرہ اندوز ہیں کہ اس نے ہم کو رعایا پرور، عدل گستر، فرض شناس، نیک اور رحمدل بادشاہ عنایت فرمایا

احسان فراموشی ہوگی اگر ہم اسکی نعمتوں کو یاد نہ کریں اور انکے ازدیاد کیلئے دعا نہ مانگیں
کیا ہمارے لئے انتہائی فخر و مباہات کا باعث نہیں ہے کہ خدا نے ہم پر بادشاہت
کرنے کیلئے ایک ایسی ہستی کو منتخب فرمایا جو عیش و عشرت سے ناآشنا لطف و راحت سے بے پروا
اور صبح سے شام تک اپنی فقیرانہ وضع اور درویشانہ زندگی کے ساتھ ہمارے صلاح و فلاح کی
فکر میں لگی ہوئی ہو۔ جس کے دل میں خدا کا خوف اور اپنی ذمہ داریوں کی جوابدہی کا احساس ہو۔
جو ہماری مصیبتوں کو دیکھکر بیتاب ہوجاتا ہو اور جس کے لب ہماری مسرتوں میں خنداں ہوجاتے
ہوں۔ مختصر یہ کہ جس کی زندگی کا مقصد ہماری بہبودی اور خوشحالی ہو۔ آج ہم اس کے گذشتہ
پچیس سالہ دور حکومت کی یاد تازہ کرنے بیٹھے ہیں۔ آئیے اس گذشتہ ربع صدی پر ایک سرسری
نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ اعلیٰحضرت سلطان العلوم خلد اللہ ملکہ کے عہد میمنت مہد میں ہم کو کیا کچھ
نصیب ہوا۔ کسی ملک کی سب سے بڑی دولت افراد مملکت کی ذہنی و فکری ترقی ہے۔ اور وہ
اسوقت تک نصیب نہیں ہوسکتی جب تک ہمارے دماغ نور علم سے منور نہ ہوں۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا
کہ ان چند درسگاہوں کے مقابلہ میں جو آج سے پچیس برس پہلے انگلیوں پر گنی جاتی تھیں۔ آج
ملک کا گوشہ گوشہ کسطرح آفتاب علم کی شعاعوں سے جگمگا رہا ہے۔ کیا یہ کم احسان ہے کہ غیر زبان
میں حصول علم کی کوششوں کو آسان بناکر مشکل سے مشکل فنون کو اپنی زبان میں آپ کی اولاد کے سامنے
پیش کردیا جائے۔ جامعہ عثمانیہ کے قیام کو اور دارالترجمہ کی مساعی کو حیدرآباد ہی نہیں بلکہ ہندوستان
احسان مندی کے ساتھ رہتی دنیا تک یاد کرتے رہیگا۔ ہمارا ملک زرعی ہے اور ہمارے زراعت
کے ذرائع آبپاشی ندیوں اور تالابوں پر منحصر ہیں۔ ذرا نظام آباد اور اسکی اطراف و جوانب کی
جنت مثال زمین پر ایک نظر ڈالئے۔ عثمان ساگر، حمایت ساگر اور نظام ساگر کے عظیم الشان ذخیرہ
ہائے آب کو دیکھئے اور تصور کیجئے کہ کیا آپکو دو چار الفاظ تشکر آپکے بادشاہ کے احسانوں کا پورا پورا

بدل ہو سکتے ہیں۔ ان زراعتی ترقیوں کو زیادہ مضبوط بنانے کیلئے محکمۂ زراعت کا قیام ملک کی صنعتوں کو ترقی دینے کی طرف توجہ آرائش بلدہ کے قیام سے بلدہ کی صحت و عافیت کو برقرار رکھنے کا خیال اور دوسرے طرف دارالسلطنت کی زینت و آرائش۔ عدالتوں کو انتظامی صیغوں سے بالکل جدا کرکے ہمارے لئے حصول انصاف کو سہل بنا دیا اور اسطرح کی ہزاروں اصلاحیں دامن دل کو کھینچ رہی ہیں کہ جا اینجا است۔

ہم کیا اور ہماری مجال کیا کہ ان کا کما حقہ شکر ادا کر سکیں ہمارے اختیار میں اگر کوئی چیز ہے تو وہ ہمارا قلب اور ہماری زبان ہے۔ انکو ہم خدا کی طرف متوجہ کریں اور زبانوں سے اپنے اس رعایا پرور بادشاہ کیلئے دعا مانگیں کہ اے زمین و آسمان کے مالک اے شہنشاہ مطلق اور اے خالق کائنات اپنے لطف عمیم اور اپنے فضل و کرم سے ہمارے سروں پر اعلیحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کو باصد ہزار جلال و جبروت سلامت با کرامت رکھ۔ خداوندا تیرے بارگاہ میں ہم سب خطا وار ہیں اور کوئی بشر نہیں جو دعوے بے قصوری کر سکے اپنے حبیب کے صدقہ سے ہمارے بادشاہ کو ہر قسم کی لغزشوں اور ہر قسم کی بشری غلطیوں سے محفوظ رکھ جس طرح کہ تو اپنے نیک اور پسندیدہ بندوں کی حفاظت کی ہے۔ ان کے بیشمار بھلائیوں کا ان کو اچھا بدلہ دے اور نیکیوں میں اضافہ کی توفیق عطا فرما۔ ان کو ان تمام صفات سے بہرہ مند کر جو ایک بادشاہ کو تیری بارگاہ میں مقبول اور تیرے حبیب صلعم کے پیروں میں ممتاز بنا دیتی ہیں۔ ان کے عدل کو باعث رشک عدل نوشیروان کر دے۔ ان کو حضرت ابوبکر رضی کا حلم حضرت عمر رضی کی تدبر و فراست حضرت عثمان رضی کی بخشش و عطا اور حضرت علی رضی کی شجاعت و بسالت عطا فرما۔ ان کی سلطنت کو ہر قسم کے شر و فتنہ سے محفوظ رکھ اور دشمنوں کی نظر بد سے بچا جس طرح برار بیران کی بادشاہت کو تو نے تسلیم کروا دیا ہے اسیطرح اسیر ان کی حکومت کو انکے پورے لوازم کیساتھ مکمل کروا ان کے ساتھ علاقہ کڑپا۔ کرنول۔ بلاری اور مچھلی بندر ان کو واپس دلا اور انکی بادشاہت کو اپنے تمام لوازم خود مختار رکھکے ساتھ انکی ہمعصر حکومتوں سے تسلیم کروا۔ ان کو باصحت و عافیت ہم پر حکمراں رکھ۔ شہزادگان والا شان کو ان کے زیر سایہ عاطفت مہمات سلطنت میں ان کا دست و بازو بنا۔ انکے خانوادۂ شاہی کو خوشی و کامرانی نصیب کر۔ ان کی رعایا کے قلوب کو انکی عقیدت و محبت کے جذبات سے معمور کر دے

اور ہم کو توفیق عطا فرما کہ ہم اسی طرح ان کے پچاس سالہ اور صد سالہ دور حکومت کا جشن منائیں جس طرح آج ہم انکی پچیس سالہ حکومت کی خوشیاں منا رہے ہیں۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین بحق سید المرسلین۔

چیلیش نامہ

۱۶ر فروری ۱۳۵۸ھ ——— اجلاس سوم ——— (۱۰ تا ۱) ساعت

(۱) تلاوت قرآن کریم

(۲) نظم

(۳) مقالہ ۔ مولوی کلیم الدین صاحب انصاری ۔ محکومیت کا بھرم ۔

(۴) تحریکات ۔

(۵) تقریر ۔ مولوی محمد عمر مہاجر صاحب ۔ اسلام کا سیاسی تصور ۔

(۶) نظم ۔

(۷) تقریر ۔ مولوی سید عبدالوہاب صاحب بخاری یم ۔ اے ۔ ممبر لجسلیٹو کونسل (مدراس) مسلم لیگ کا مسلک

(۸) تقریر صدارت ۔ نواب بہادر یار جنگ بہادر ۔

اُردو کانفرنس ۔ (۳ تا ۵) ساعت شام بصدارت نواب کمال یار جنگ بہادر

——— اجلاس چہارم ———

(۱) تلاوت قرآن کریم ۔

(۲) نظم ۔

(۳) مقالہ ۔ محمد شفیع صاحب وکیل ۔ تنظیم مسلمانان بذریعۂ مساجد ۔

(۴) تقریر مس خان ۔ موجودہ سیاست اسلامی اور اتحاد المسلمین (بزبان انگریزی)

مس شمشاد ۔ ترجمہ تقریر مس خان ۔

(۵) تحریکات ۔

(۶) تقریر ۔ مولانا لقاءعلی صاحب

(۷) تقریر صدارت ۔ نواب بہادر یار جنگ بہادر ۔

نمایش روزانہ (۳ بجے شام سے ۱۰ ساعت) شب تک

فخرِ مشرق

قوم پرور ہیں ادائیں جس کی — ملک لیتا ہے بلائیں جس کی
لے کے پیغام اثر پہونچی ہیں — گوشۂ دل میں صدائیں جس کی
ہے قیامت کا جو نباض طبیب — اور ہیں اکسیر دوائیں جس کی
انقلابات ہیں جس کے خادم — اور کنیزیں ہیں فضائیں جس کی
مشورے جس کے ہیں آیات نما — پُر حدیثوں سے ہیں راہیں جس کی
کہکشانی ہیں درِ عرش بریں — ہو کے بیتاب دُعائیں جس کی
حشر تک علم و عمل میں ہرگز — گردِ قدسی بھی نہ پائیں جس کی
خاکِ پا چشمِ بصیرت والے — اپنی آنکھوں میں لگائیں جس کی
جذبۂ دل کی فضا میں ہر سُو — جذب ہوتی ہیں ندائیں جس کی
ایک ایک کرکے ہزاروں لاکھوں — خوبیاں لوگ گِنائیں جس کی